ارجنٹ اپیل سے متعلق تازہ اطلاعات ارجنٹ اپیل سے متعلق تازہ اطلاعات ارجنٹ اپیل سے متعلق تازہ اطلاعات

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ------ ارجنٹ اپیل پروگرام

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=up-085-2007 >

20 جون 2007ء

آر ای: یو اے -032-2007: پاکستان: پولیس نے ایک نوجوان پر تشدد کے دوران اس کا عضو تناسل کاٹ ڈالا

یو پی-021-2007: پاکستان: کوئی ملزم پولیس اہلکار گرفتار نہیں کیا گیا جبکہ میڈیکل رپورٹ سے بے رحمانہ تشدد کی تصدیق ہوگئی

یو پی-085-2007: پاکستان: عضو تناسل کاٹنے کے واقعے میں ملوث بڑا ملزم ایک وزیر کی مبینہ سرپرستی میں اب تک آزاد گھوم رہا ہے

پاکستان: تشدد، سزا کے خوف سے آزادی، طبی امداد کی عدم فراہمی، قانون کی حکمرانی کا کوئی وجود نہیں

عزیز دوستو

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کو تازہ اطلاع یہ موصول ہوئی ہے کہ حضور بخش **ملک** (24 سال) کا عضو تناسل کاٹنے کے واقعے میں ملوث تین ملزمان جون 2007ء کے اوائل میں گرفتار کر لئے گئے لیکن مارکیٹ پولیس اسٹیشن ضلع لاڑکانہ کا اسٹیشن ہیڈ آفیسر (ایس ایچ او) مسٹر تنیو جو اس واقعے کا بڑا ملزم ہے آج تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ مذکورہ ایس ایچ او ایک وفاقی وزیر کی مبینہ سرپرستی میں اب تک آزاد گھوم رہا ہے۔

اے ایچ آر سی کو اس بات پر بھی گہری تشویش لاحق ہے کہ حکومت اس واقعے کے متاثرہ شخص حضور بخش **ملک** کو علاج کی سہولت فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے اور اس کے عضو تناسل کے زخم سے اب تک خون رس رہا ہے۔ اس مظلوم شخص کی حالت اتنی خراب ہے کہ وہ اپنے طور پر چلنے پھرنے کے قابل بھی نہیں ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر ہم آپ سے اس مظلوم شخص کی مدد کیلئے فوری مداخلت کی اپیل کرتے ہیں۔ برائے مہربانی پاکستانی حکام کو خطوط لکھ کر ان سے مطالبہ کیجئے کہ حضور بخش **ملک** کو فوری طور پر علاج کی سہولت فراہم کی جائے اور واقعے کے بڑے ملزم اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کیا جائے۔

تازہ ترین اطلاعات

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق جو ہمیں موصول ہوئی ہیں تین ملزمان مارکیٹ پولیس اسٹیشن، ضلع لاڑکانہ کے ہیڈ محرر رب نواز منگھی، ہیڈ کانسٹبل عبداللطیف اور ہیڈ کانسٹبل ایاز شاہانی کو جون 2007ء کے اوائل میں گرفتار کرلیا گیا لیکن بڑا ملزم مذکورہ تھانے کا اسٹیشن ہیڈ آفیسر (ایس ایچ او) خان محمد تنیو اب تک آزاد گھوم رہا ہے حالانکہ ڈسٹرکٹ عدالت، ضلع لاڑکانہ، صوبہ سندھ کی جانب سے کئی مرتبہ اس کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کیے جا چکے ہیں۔ یہ تمام پولیس اہلکار حضور بخش پر تشدد اور اس کا عضو تناسل کاٹنے کے مقدمے میں ملزم ہیں۔ برائے مہربانی مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمایئے: UA-032-2007

<http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2007/2194/>).

ہم اس سے قبل یہ بات آپ کے علم میں لا چکے ہیں کہ وفاقی وزیر برائے اینٹی نارکوٹکس مسٹر غوث بخش مہر مبینہ طور پر ایس ایچ او خان محمد تنیو کو تحفظ فراہم کر رہے ہیں کیونکہ اس نے اس حلقے سے مسٹر غوث بخش مہر کی کامیابی کیلئے ان کی انتخابی مہم میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ برائے مہربانی مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمایئے: UP-021-2007

<http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2007/2225/>). ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایس ایچ او تنیو کو آج تک اس لئے گرفتار نہیں کیا گیا کہ اسے مذکورہ وزیر کا مسلسل تحفظ حاصل ہے۔

اے ایچ آر سی اس سے قبل بھی یہ بات آپ کے علم میں لا چکا ہے کہ پولیس حکام اور وفاقی وزیر مسٹر غوث بخش مہر نے مظلوم حضور بخش **ملک** اور اس کے والدین پر دباؤ ڈالا تھا کہ وہ ملزمان کے خلاف مقدمہ واپس لے لیں اور انہیں 20 مارچ کو رقم وصول کرنے پر بھی مجبور کیا گیا تھا تاہم بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ ادا کی گئی رقم چند روز بعد پولیس اہلکاروں نے حضور بخش **ملک** کے گھر پر حملہ کرکے واپس لے لی ہے مزید یہ کہ اے ایچ آر سی کو حضور بخش **ملک** کی بگڑتی ہوئی حالت پر بھی گہری تشویش ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ متاثرہ شخص کو حکومت کی جانب سے علاج معالجے کی کوئی سہولت فراہم نہیں کی جا رہی حالانکہ اس کے عضو تناسل کا زخم اب تک پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا اور وہ اپنے طور پر چلنے پھرنے کے قابل بھی نہیں ہو سکا ہے۔

اے ایچ آر سی کو اس بات پر بھی گہری تشویش ہے کہ ملزمان بشمول اعلیٰ پولیس افسران کو سزا کے خوف سے مکمل آزادی حاصل ہے مزید یہ کہ اے ایچ آر سی کو اس بات پر بھی پریشانی لاحق ہے کہ وفاقی وزیر برائے اینٹی نارکوٹکس بڑے ملزم خان محمد تنیو کو مبینہ طور پر تحفظ فراہم

کررہے ہیں۔اس صورتحال کا تقاضا ہے کہ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد پر مشتمل ایک آزاد یونٹ قائم کیا جائے تاکہ اس معاملے کی جامع تفتیش کی جاسکے اس کے ساتھ متاثرہ شخص کو علاج معالجے کی مناسب سہولت اور معاوضہ بھی ادا کیا جانا چاہئے۔

یاددہانی کیلئے واقعے کی مختصر روداد

24 سالہ حضور بخش ملک کو مارکیٹ پولیس اسٹیشن، ضلع لاڑکانہ، صوبہ سندھ کے اہلکاروں نے 22 جنوری 2007ء اس لئے گرفتار کیا تھا کہ بازار میں خریداری کرتے وقت اس کے پاس قومی شناختی کارڈ موجود نہیں تھا۔ 25 جنوری 2007ء کو رات گئے ایس ایچ او خان محمد تنیو نشے کی حالت میں تھانے پہنچا اور اس نے ڈیوٹی پر موجود تین پولیس اہلکاروں کو حکم دیا کہ حضور بخش کو رسیوں اور زنجیروں سے باندھ دیا جائے۔اس کے بعد ایس ایچ او نے حضور بخش پر انتہائی بے رحمی سے تشدد شروع کردیا اور اس نے شدید غصے کے عالم میں تیز دھار چاقو سے حضور بخش کا عضو تناسل مبینہ طور پر کاٹ ڈالا۔دریں اثنا پولیس نے مظلوم حضور بخش کے خلاف ہی خودکشی کی کوشش کے الزام میں ایک جھوٹا مقدمہ درج کرلیا۔حضور بخش کے خلاف ایف آئی آر نمبر 17/2007 تعزیرات پاکستان کی دفعہ 34، 337 اور 334 کے تحت درج کی گئی۔محکمہ داخلہ حکومت سندھ نے اس معاملے کی تحقیقات کیلئے مسٹر اختر حسین گورچانی، ڈپٹی انسپکٹر جنرل (ڈی آئی جی) لاڑکانہ رینج کو تحقیقاتی افسر مقرر کیا تاہم انہوں نے اپنی رپورٹ میں پولیس کی جانب سے گھڑی گئی اس کہانی کی تصدیق کردی کہ یہ خودکشی کی کوشش کا معاملہ تھا۔شہریوں کی جانب سے شدید احتجاج کے سبب محکمہ داخلہ سندھ نے ڈی آئی جی لاڑکانہ رینج مسٹر اختر حسین گورچانی کی تحقیقاتی رپورٹ کو مسترد کردیا اور اس معاملے کی تفتیش سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مسٹر مشتاق مہر کے حوالے کردی گئی۔مزید تفصیلات کیلئے براہ مہربانی ملاحظہ فرمائیے UA-032-2007

: <http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2007/2194/> (پاکستان: پولیس نے ایک نوجوان پر تشدد کے دوران اس کا عضو تناسل کاٹ ڈالا)

دو میڈیکل بورڈوں نے متاثرہ شخص حضور بخش ملک کا معائنہ کرنے کے بعد علی الترتیب 9 فروری اور 15 فروری کو پیش کی جانے والی رپورٹوں میں اس بات کی تصدیق کی کہ عضو تناسل کسی تیسرے شخص نے تیز دھار آلے سے کاٹا اس لئے یہ خودکشی کا معاملہ نہیں ہے جیسا کہ مارکیٹ پولیس دعویٰ کررہی تھی اسی اثنا میں یہ الزام بھی سامنے آیا کہ اعلیٰ پولیس افسروں نے میڈیکل بورڈ کے ڈاکٹروں پر رپورٹ تبدیل کرنے کیلئے دباؤ ڈالا تھا۔مسٹر عبدالاحد سانگری، اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل (اے آئی جی) آف پولیس لاڑکانہ رینج کو مقدمے میں ملوث

ملزمان کی گرفتاری کی ذمے داری سونپی گئی لیکن وہ ملزمان میں سے کسی ایک کو بھی گرفتار کرنے میں ناکام رہے اورانہوں نے کہا کہ ان کی ٹیم نے کئی مقامات پر چھاپے مارے مگر کوئی ملزم ہاتھ نہیں آسکا (مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیے UP-021-2007 :<http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2007/2225/> پاکستان: کوئی پولیس اہلکار گرفتار نہیں ہوسکا جبکہ میڈیکل رپورٹ سے بے رحمی کے ساتھ تشدد کی تصدیق ہوگئی)

برائے مہربانی اس واقعے کے بارے میں ہمارے سابقہ بیانات بھی ملاحظہ فرمائیے AS-034-2007

:<http://www.ahrchk.net/statements/mainfile.php/2007statements/932/>

پاکستان: قیدی کا عضو تناسل کاٹنے کے واقعے سے پولیس میں نظم وضبط کی تباہی کا عندیہ ملتا ہے، صورتحال کا تقاضا ہے کہ پولیس اور حکومت کی اعلیٰ ترین سطح پر اس معاملے کی تحقیقات کرائی جائے AS-034-2007

:<http://www.ahrchk.net/statements/mainfile.php/2007statements/932/>

پاکستان: جب انسانی حقوق کی شرمناک خلاف ورزیاں ہورہی ہوں قانون کی حکمرانی کے مسئلے پر خاموش رہنا غداری سے کم نہیں

تجویز کردہ کارروائی

برائے مہربانی متعلقہ حکام کو جن کی فہرست ذیل میں دی جارہی ہے خطوط لکھئے، ان پر زور دیجئے کہ ان تمام لوگوں کو جو اس واقعے کے ذمے دار ہیں گرفتار کیا جائے اور انہیں بلاتاخیر سزا دی جائے ۔ برائے مہربانی ان پر اس بات کیلئے بھی زور ڈالئے کہ ایک ایسا آزاد یونٹ قائم کیا جائے جو اعلیٰ پولیس افسروں یا سیاستدانوں کی جانب سے کسی قسم کی مداخلت کے بغیر اس معاملے کی جامع تحقیقات کرے ۔ متاثرہ شخص کو علاج معالجے کی مناسب سہولت اور معاوضہ بھی فراہم کیا جائے ۔ اے ایچ آر سی بھی تشدد کے معاملے سے متعلق اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے کی توجہ اس واقعے کی طرف مبذول کرانے کیلئے ایک خط تحریر کررہا ہے ۔

اس کی حمایت کیلئے برائے مہربانی یہاں کلک کیجئے :

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=up-085-2007 >

تجویز کردہ خط کا نمونہ

جناب محترم ________

پاکستان: عضوِ تناسل کاٹنے کے واقعے میں ملوث بڑا ملزم ایک وزیر کی مبینہ سرپرستی میں اب تک آزاد گھوم رہا ہے

مظلوم شخص کا نام:- حضور بخش **ملک**، عمر 24 سال، پیشے کے لحاظ سے باورچی، مستقل ساکن گڑھی ٹا گو گاؤں، تعلقہ خان پور، ضلع شکارپور، صوبہ سندھ، پاکستان، واقعہ کے وقت حضور بخش **ملک** لاڑکانہ پولیس کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (ڈی ایس پی) مسٹر علی نواز لاشاری کے گھر میں باورچی کی حیثیت سے ملازم تھا۔

مبینہ ملزمان کے نام

1:- خان محمد تنیو، اسٹیشن ہیڈ آفیسر (ایس ایچ او) مارکیٹ پولیس اسٹیشن، ضلع لاڑکانہ، صوبہ سندھ (بڑا ملزم)

2:- رب نواز منگھی، ہیڈ محرر، مارکیٹ پولیس اسٹیشن، لاڑکانہ

3:- عبداللطیف، ہیڈ کانسٹبل، مارکیٹ پولیس اسٹیشن لاڑکانہ

4:- ایاز شاہانی، ہیڈ کانسٹبل، مارکیٹ پولیس اسٹیشن لاڑکانہ

5:- مسٹر غوث بخش مہر، وفاقی وزیر برائے اینٹی نارکوٹکس (بڑے ملزم کو مبینہ طور پر تحفظ فراہم کر رہے ہیں، متاثرہ شخص اور اس کے والدین کو ڈرا دھمکا رہے ہیں)

6:- مسٹر نادر علی شاہ، پرسنل اسسٹنٹ برائے وفاقی وزیر غوث بخش مہر (متاثرہ شخص اور اس کے والدین کو مبینہ طور پر ڈرا دھمکا رہے ہیں)

7:- ناظم گڑھی یاسین ٹاؤن کونسل (متاثرہ شخص اور اس کے والدین کو مبینہ طور پر ڈرا دھمکا رہے ہیں)

واقعہ کی تاریخ اور جگہ

حضور بخش **ملک** پر مارکیٹ پولیس اسٹیشن میں 25 اور 26 جنوری 2007 کی درمیانی شب تشدد کیا گیا۔ متاثرہ شخص کو ملزمان کے ساتھ معاملہ طے کرنے کیلئے 12 مارچ 2007ء کو مذکورہ بالا وفاقی وزیر کی رہائش گاہ پر مجبور کیا گیا اور پھر اسی قسم کی ایک کوشش 20 مارچ کو خود متاثرہ شخص کے گھر پر بھی کی گئی۔

میں اس خط کے ذریعے آپ سے مطالبہ کر رہا ہوں کہ بڑے ملزم مارکیٹ پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او سمیت تمام باقی ماندہ پولیس اہلکاروں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے جو حضور بخش (24 سال) پر بے رحمانہ تشدد کے ذمے دار ہیں۔ حضور بخش **ملک** کو مذکورہ بالا اہلکاروں نے 25-26 جنوری کی شب انتہائی بے رحمی سے تشدد کا نشانہ بنایا اور ایس ایچ او خان محمد تنیو نے اس کا عضوِ تناسل مبینہ طور پر کاٹ ڈالا۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ تین ملزمان مارکیٹ پولیس اسٹیشن کے ہیڈ محرر رب نواز منگھی، ہیڈ کانسٹبل عبداللطیف اور ہیڈ کانسٹبل ایاز شاہانی کو جون 2007ء کے اوائل میں گرفتار کرلیا گیا تاہم بڑا ملزم مذکورہ تھانے کا اسٹیشن ہاؤس آفیسر (ایس ایچ او) خان محمد تنیو اب تک آزاد گھوم رہا ہے حالانکہ ڈسٹرکٹ کورٹ، لاڑکانہ، صوبہ سندھ کئی مرتبہ اس کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کرچکی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ وفاقی وزیر برائے اینٹی نارکوٹکس مسٹر غوث بخش مہر بڑے ملزم خان محمد تنیو کو تحفظ فراہم کررہے ہیں کیونکہ اس نے وفاقی وزیر کو ان کے حلقے سے منتخب کرانے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ متاثرہ شخص حضور بخش نے ایس ایچ او خان محمد تنیو اور اس کے عملے کے پانچ افراد کے خلاف ایک مقدمہ داخل کیا ہے لیکن پولیس حکام اور مذکورہ بالا وزیر نے متاثرہ شخص اور اس کے والدین پر مبینہ ملزمان کے خلاف مقدمہ واپس لینے کیلئے دباؤ ڈالا مزید یہ کہ حکومت نے بھی متاثرہ شخص کو علاج کی سہولت فراہم نہیں کی حالانکہ اس کے عضو تناسل کے زخم سے خون رسنا آج تک بند نہیں ہوا اور وہ اب تک اپنے طور پر چلنے کے قابل نہیں ہے۔

مجھے اس معاملے کے بارے میں پہلے واقعے سے ہی پوری معلومات ہیں جن کی بنا پر میں اس بات کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں بعض سنگین نوعیت کے مسائل موجود ہیں۔ ان مسائل میں اول یہ ہے کہ تفتیش اعلیٰ پولیس حکام کی مداخلت سے آزاد نہیں ہوتی۔ مسٹر اختر حسین گورچانی، ڈپٹی انسپکٹر جنرل (ڈی آئی جی) لاڑکانہ رینج نے اس واقعے کی تحقیقات کی لیکن ڈی آئی جی نے انتہائی عجلت میں تحقیقات کرکے ایک ایسی رپورٹ پیش کردی جس میں پولیس کی جانب سے سنائی گئی اس کہانی کی تصدیق کردی گئی کہ یہ خودکشی کا معاملہ تھا اور یہ کہ متاثرہ شخص ذہنی مریض ہے لیکن بعد میں ڈاکٹروں کی 2 میڈیکل رپورٹوں سے اس سچائی کا انکشاف ہوا کہ متاثرہ شخص نے اپنے آپ کو زخمی نہیں کیا بلکہ اسے کسی تیسرے شخص نے زخمی کیا تھا۔

دوئم یہ کہ میڈیکل بورڈ کے ڈاکٹروں کو اپنی رپورٹ میں تبدیلی کرنے کیلئے ڈرانا دھمکانا ایک سنگین جرم ہے لیکن پاکستان میں ڈاکٹروں کو اپنا کام آزادی کے ساتھ کرنے کے سلسلے میں کوئی تحفظ حاصل نہیں مزید یہ کہ ڈاکٹروں کو ڈرانے دھمکانے کے ذمے دار افراد کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی گئی۔

سوئم یہ کہ عدالتی حکم پر عمل نہ کرنے کا مطلب عدالتی نظام کو غیر موثر بنانا ہوتا ہے۔ ایس ایچ او خان محمد تنیو مقدمے کا بڑا ملزم ہے لیکن اسے عدالت کی جانب سے کئی مرتبہ ناقابل ضمانت وارنٹ جاری ہونے کے باوجود گرفتار نہیں کیا گیا۔ مقامی اخبارات کی رپورٹوں سے پتہ

چاتا ہے کہ ایس ایچ او خان محمد تنیو اس حقیقت کے باجود باقاعدگی سے مارکیٹ پولیس اسٹیشن جاتا ہے کہ سندھ کی صوبائی حکومت اسے اپنے خلاف تحقیقات مکمل ہونے تک کیلئے معطل کر چکی ہے۔

چہارم یہ کہ سزا کے خوف سے آزادی مزید جرم کیلئے اکساتی ہے۔حضور بخش **ملک** اوراس کے والدین نے ایس ایچ او خان محمد تنیو اوراس کے عملے کے پانچ ارکان کے خلاف ایک مقدمہ داخل کیالیکن پولیس حکام،وزیر کے پرسنل اسسٹنٹ اورناظم گڑھی یاسین ٹاؤن نے ایک مظلوم شخص اوراس کے والدین کوان افراد کے خلاف مقدمہ واپس لینے کیلئے دھمکیاں دیں جوایک گھناؤنےظلم کے ذمے دارہیں مزید یہ کہ ایس ایچ او خان محمد تنیوکواب بھی وزیر کاتحفظ حاصل ہے۔

پنجم یہ کہ حکومت پاکستان ایک مظلوم شخص کوعلاج معالجے کی سہولت فراہم کرنے میں ناکام رہی حالانکہ اطلاعات یہ ہیں کہ حضور بخش کی حالت انتہائی خراب ہے،اس کے عضوتناسل سے خون رسنا آج تک بندنہیں ہوااوروہ اپنے طور پر چلنے کے قابل نہیں ہوسکا ہے۔

میں مذکورہ بالاحقائق کی روشنی میں آپ سے پرزور مطالبہ کرتاہوں کہ اس معاملے کی تفتیش کیلئے جتناجلدممکن ہوایک آزاد یونٹ قائم کیاجائے۔میں آپ سے یہ درخواست بھی کرتاہوں کہ آزاد یونٹ میڈیکل بورڈ کے ڈاکٹروں کواعلیٰ پولیس افسروں بشمول ڈی پی اوضلع لاڑکانہ کی جانب سے دی گئی دھمکیوں کے ساتھ اس معاملے پر پردہ ڈالنے کے سلسلے میں مارکیٹ پولیس اسٹیشن اورڈی آئی جی لاڑکانہ رینج کی مبینہ کوششوں کے بارے میں بھی تحقیقات کرے۔یونٹ مقدمہ واپس لینے پر مجبور کرنے کے سلسلے میں مسٹرنادرعلی شاہ اورناظم گڑھی یاسین ٹاؤن کی جانب سے مبینہ طورپروزیر کی سرپرستی میں ڈرانے دھمکانے کی بھی تفتیش کرے۔یہ الزامات ثابت ہونے کی صورت میں ذمے دارافسروں کے خلاف سخت تادیبی اوراورقانونی کارروائی کی جائے۔میں آپ سے مزید درخواست کرتاہوں کہ متاثرہ حضور بخش **ملک** کوفوری طورپرطبی امدادفراہم کی جائے اورمناسب معاوضہ بھی دیاجائے۔

میں آخر میں حکومت پاکستان پرزوردیتاہوں کہ وہ بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری وسیاسی حقوق (ICCPR) اورتشدد کے خلاف کنونشن (CAT) کی توثیق کرے جس کاحکومت پاکستان نے انسانی حقوق کونسل کے نئے رکن کی حیثیت سے رضاکارانہ طورپر بین الاقوامی برادری سے وعدہ کیاتھاتاکہ مزید کسی تاخیر کےبغیر سرکاری افسروں کی جانب سے انسانی حقوق کی پامالی کوروکاجاسکےبصورت دیگر حکومت کوانسانی حقوق کونسل میں پاکستان کی رکنیت کے خلاف بین الاقوامی برادری کے احتجاج کا سامناکرناپڑے گا۔

میں اس حقیقت کے پیش نظر کہ نوجوان حضور بخش کی شادی فروری 2007ء کے تیسرے ہفتے میں ہونے والی تھی لیکن اس ظالمانہ

واقعے کے سبب اس کی زندگی مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہے ایک مرتبہ پھر اس معاملے میں آپ سے فوری مداخلت کی درخواست کرتا ہوں۔

آپ کا مخلص

برائے مہربانی اپنے خطوط حسب ذیل شخصیات کو ارسال کیجئے

1. General Pervez Musharraf

President

President's Secretariat

Islamabad

PAKISTAN

Fax: +92 51 922 1422, 4768/ 920 1893 or 1835

E-mail: (please see -

http://www.presidentofpakistan.gov.pk/WTPresidentMessage.aspx)

2. Mr. Muhammad Wasi Zafar

Minister of Law, Justice and Human Rights

S Block Pakistan Secretariat

Islamabad

PAKISTAN

Fax: +92 51 920 2628

E-Mail: minister@molaw.gov.pk <mailto:minister@molaw.gov.pk>

3. Mr. Justice Sabih Uddin

Chief Justice of Sindh High Court

High Court Building

Saddar

Karachi

PAKISTAN

Fax: +92-21-9213220

Email: info@sindhhighcourt.gov.pk <mailto:info@sindhhighcourt.gov.pk>

4. Dr. Ishrat UL Ibad

Governor of Sindh province

Karachi

PAKISTAN

Tel: + 92 21 920 1201

5. Dr. Arbab Abdul Rahim

Chief Minister of Sindh

Chief Minister House

Karachi

PAKISTAN

6. Chief Secretary

Government of Sindh

Chief Secretariat,

Karachi, Sindh province,

PAKISTAN

Email: cs.sindh@sindh.gov.pk <mailto:cs.sindh@sindh.gov.pk>

7. Secretary

(Criminal Prosecution) SGA &CD Department

Government of Sindh

Sindh Secretariat,

Karachi, Sindh Province

PAKISTAN

Email: secy.cpsd@sindh.gov.pk <mailto:secy.cpsd@sindh.gov.pk>

8. Dr. Faqir Hussain

Registrar

Supreme Court of Pakistan

Supreme Court Building

Islamabad

PAKISTAN

Tel: +92-51-9213770

E-mail: registrar@supremecourt.gov.pk

<mailto:registrar@supremecourt.gov.pk>

9. Prof. Manfred Nowak

Special Rapporteur on the Question of Torture

Attn: Safir Syed

c/o OHCHR-UNOG

1211 Geneva 10

SWITZERLAND

Tel: +41 22 917 9230

Fax: +41 22 917 9016 (ATTN: SPECIAL RAPPORTEUR TORTURE)

Thank you.

Urgent Appeals Programme

Asian Human Rights Commission (ua@ahrchk.org <mailto:ua@ahrchk.org>)

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=up-085-2007 >

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367

--

Powered by PHPlist, www.phplist.com --